

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الطَّيِّبِ

مِنْ

كَلَامِ مَا لَطِيفِ

وَأَسْمَاءِ
عَلِيٍّ عَلَيْهِ
صَلَّى اللَّهُ

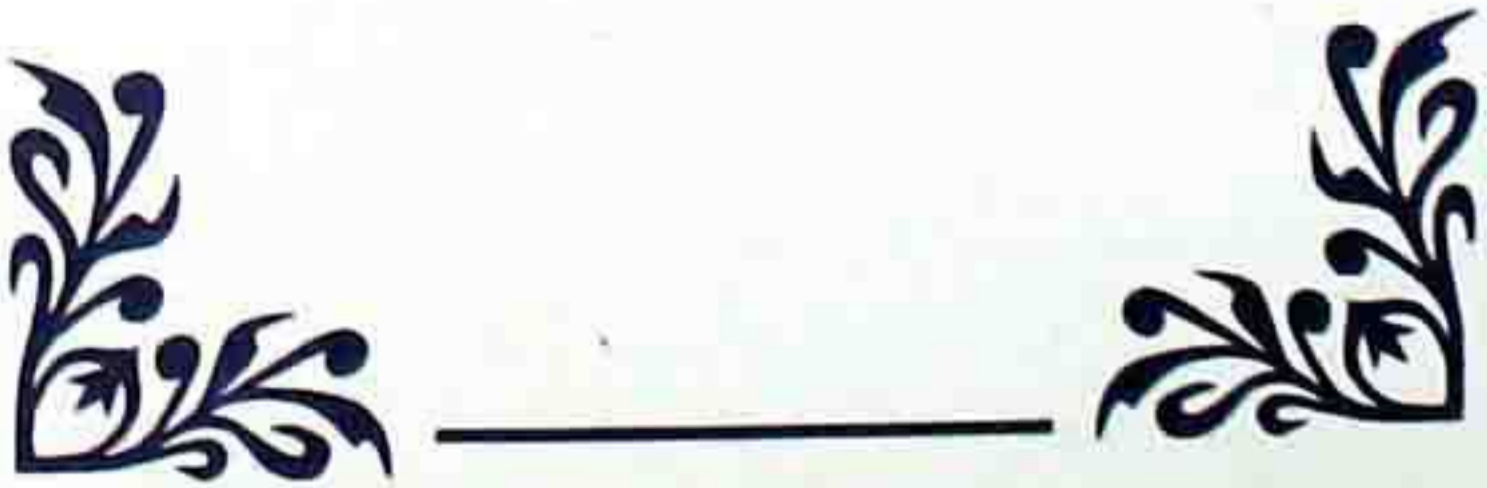
عظیم من جانب سر
حضرت علامہ پیرزاد صاحب کوٹلی آزاد حکیم
۸۔ جنوری ۱۹۵۶ء ۱۰ محرم ۱۳۷۵ھ



نَبِيعُ اَوَّلِ

ہدیہ تہنیت میلاد مصطفیٰ ﷺ ۱۳۲۹ ہجری

عید المصطفیٰ



﴿اللہ عز و جل کے نام کی تاثیر﴾

عَنْ عُمَانَ أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ بِسْمِ
اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تَفْجَأْهُ فَاجِئَةٌ بَلَاءٍ حَتَّى
اللَّيْلِ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّي لَمْ تَفْجَأْهُ فَاجِئَةٌ بَلَاءٍ حَتَّى يُصْبِحَ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ .

﴿مسند امام احمد بن حنبل ح ۵۲۸ ص ۸۴﴾

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے صبح کے وقت تین
مرتبہ یہ پڑھا بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَ
لَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (اللہ کے نام سے شروع جس کے
پاک نام سے زمین و آسمان کی کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی) تو اگر اللہ تعالیٰ
نے چاہا تو رات تک کوئی ناگہانی مصیبت اس پہ نہ آئے گی۔ اسی طرح جو شخص
شام کو یہ کلمات پڑھ لے تو صبح تک کوئی ناگہانی مصیبت اس پہ نہ آئے گی۔

﴿اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنے والے﴾

عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمَاصٍ فَإِذَا
فِيهِ نَحْوُ مِائَةِ ثَلَاثِينَ كَهْلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِذَا فِيهِمْ شَابٌّ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ بَرَّاقُ الثَّنَائِيَا سَاكِتٌ . فَإِذَا

امْتَرَى الْقَوْمَ فِي شَيْءٍ أَقْبَلُوا عَلَيْهِ فَسَأَلُوهُ فَقُلْتُ لِجَلِيسٍ لِي مَنْ
 هَذَا؟ قَالَ هَذَا مَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ لَوْ قَعَّ لَهُ فِي نَفْسِي حُبٌّ فَكُنْتُ
 مَعَهُمْ حَتَّى تَفَرَّقُوا . ثُمَّ هَجَرْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا مَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ
 قَائِمٌ يُصَلِّي إِلَى سَارِيَةِ فَسَكْتُ . لَا يُكَلِّمُنِي فَصَلَّيْتُ ثُمَّ
 جَلَسْتُ . فَاحْتَبَيْتُ بِرِدَائِي وَ سَكْتُ لَا أَكَلِمُهُ ، ثُمَّ قُلْتُ
 وَاللَّهِ إِنِّي لِأَجِبُكَ قَالَ فِيمَ تُحِبُّنِي؟ قَالَ قُلْتُ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ
 وَتَعَالَى فَأَخَذَ بِحُبُّوتِي فَجَرَّبَنِي إِلَيْهِ هُنِيئَةً ثُمَّ قَالَ أَبَشِرْ إِنْ كُنْتُ
 صَادِقًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُتَحَابُّونَ
 فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرٌ مِنْ نُورٍ . يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ قَالَ
 فَخَرَجْتُ فَلَقِيْتُ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْوَلِيدِ لَا
 أَحَدِيكَ بِمَا حَدَّثَنِي مَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ فِي الْمُتَحَابِّينَ؟ قَالَ فَأَنَا
 أَحَدِيكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُهُ إِلَى الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ
 قَالَ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِي . وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَزَاوِرِينَ
 فِي وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَادِلِينَ فِي وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَوَاصِلِينَ
 فِي .

﴿مسند امام احمد بن حنبل ص ۱۶۳۰﴾

حضرت ابو مسلم خولانی بیان کرتے ہیں کہ میں حمص کی مسجد میں داخل

ہوا تو کیا دیکھا ہوں کہ وہاں نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اصحاب میں

سے تیس ادھیڑ عمر بزرگ موجود ہیں ان میں سرگیں آنکھوں اور چمکدار دانتوں والے ایک نوجوان خاموش بیٹھے ہوئے اچانک مجھے نظر آئے۔ جب ان لوگوں کو کسی معاملہ میں تردد ہوتا تو وہ انکی طرف متوجہ ہوتے اور ان سے پوچھتے میں نے اپنے ایک ہم مجلس سے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو میرے دل میں ان کی محبت جاگزیں ہو گئی۔ میں انکے ساتھ رہا یہاں تک کہ وہ منتشر ہو گئے اور میں (اگلی صبح) سویرے سویرے مسجد کی طرف آیا۔ میری نظر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ پر پڑی جو مسجد کے ایک ستون کے ساتھ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز کے بعد وہ خاموش بیٹھے گئے۔ مجھ سے بات نہ کرتے تھے۔ میں نے بھی نماز پڑھی۔ اس کے بعد میں گھٹنوں کے گرد اپنی چادر لپیٹ کر بیٹھ گیا۔ میں بھی خاموش بیٹھا رہا ان سے بات نہ کی۔ کافی دیر بعد میں نے کہا قسم اللہ کی میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کس وجہ سے محبت کرتے ہو۔ میں نے کہا بس اللہ کی رضا کی خاطر تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر مجھے چادر سے پکڑا اور تھوڑا سا کھینچ کر مجھے اپنے قریب کر لیا پھر فرمایا اگر تو سچا ہے تو تجھے خوشخبری ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ اللہ عز و جل فرماتے ہیں میری بزرگی کے پیش نظر جو لوگ آپس میں پیار کرنے والے ہیں ان کے لئے (بروز قیامت) نور کے منبر ہوں گے۔ ان پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔

حضرت ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد میں وہاں سے نکلا تو مجھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ملے میں نے کہا اے ابا الولید! آپس میں پیار کرنے والوں کے متعلق حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے مجھے جو حدیث سنائی ہے کیا وہ میں آپ کو نہ سناؤں؟ انہوں نے فرمایا میں تمہیں وہ حدیث سناتا ہوں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رب عزوجل سے روایت فرمائی ہے۔

اللہ عزوجل نے فرمایا: میرے لئے آپس میں محبت کرنیوالوں کیلئے میری محبت واجب ہوگئی، میری خاطر آپس میں ملنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی، میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی، میری خاطر آپس میں تعلق رکھنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی۔

﴿اللہ عزوجل کا پسندیدہ بندہ﴾

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ إِلَّا أَكْلَةَ فَيُحَمِّدُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيُحَمِّدُهُ عَلَيْهَا .

﴿رواہ مسلم﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ نَعْمَ فَرَمَايَا:

بے شک اللہ تعالیٰ بندے سے اس کے اس حال پر راضی ہوتا ہے کہ وہ ایک لقمہ کھائے تو اس کا شکر ادا کرے، ایک گھونٹ پیئے تو اس کا شکر ادا کرے

﴿تم نے اسلام کو منور کیا اللہ تمہیں دنیا و آخرت میں منور کرے﴾

رَوَى سَعِيدُ بْنُ زُبَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هِنْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ حَمَلٌ تَمِيمٌ يَعْنِي الدَّارِيَّ مِنَ الشَّامِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَنَادِيلَ وَزَيْتًا وَمُقَطًّا فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْمَدِينَةِ وَافَقَ ذَلِكَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَأَمَرَ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ أَبُو الْبَزَارِ فَقَامَ فَشَطَّ الْمُقَطَّ وَعَلَّقَ الْقَنَادِيلَ وَصَبَّ فِيهَا الْمَاءَ وَالزَّيْتَ وَجَعَلَ فِيهَا الْفَتِيلَ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ أَبَا الْبَزَارِ فَاسْرَجَهَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ بِهَا تَزْهَرُ فَقَالَ مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ قَالُوا تَمِيمُ الدَّارِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَوَّرْتَ الْإِسْلَامَ نَوَّرَ اللَّهُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَمَا أَنَّهُ لَوْ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ لَزَوَّجْتُكَهَا قَالَ نُوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ لِي ابْنَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْمُغِيرَةُ بِنْتُ نُوْفَلٍ فَافْعَلْ بِهَا مَا أَرَدْتُ فَانْكَحْهَا إِيَّاهَا .

﴿المتجر الرابع﴾

حضرت سعید بن زبان رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ابی ہند رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ملک شام سے فانوس، تیل اور بتیاں اٹھا کر لائے جب مدینہ منورہ پہنچے تو اتفاق سے وہ جمعہ کی رات تھی انہوں نے اپنے ایک غلام کو ”جنہیں ابوالبزار کہا جاتا تھا“ حکم دیا وہ اٹھا اس نے فانوس لٹکائے اور پھر ان میں پانی اور تیل ڈالا پھر ان میں بتیاں لگا دیں۔

جب سورج غروب ہوا تو ابوالبزار کو حکم دیا اور اس نے جا کر انہیں روشن کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لائے تو وہ جگمگا رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمیم داری نے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (تمیم داری کو دعا دیتے ہوئے) فرمایا: تم نے اسلام کو روشن کیا اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت میں روشن کرے۔ البتہ اگر میری کوئی بیٹی ہوتی تو میں تمہارے عقد میں دے دیتا۔ حضرت نوفل بن حارث رضی اللہ عنہ (جو وہاں موجود تھے) نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی مغیرہ بنت نوفل حاضر ہے آپ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ پورا فرما لیجیے تو حضور نے اس کا نکاح ان سے کر دیا۔

﴿ ”تین اشخاص“ جنکی نماز قبول نہیں ہوتی ﴾

مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ثَلَاثَةٌ لَا تَرْفَعُ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُؤُوسِهِمْ شِبْرًا . رَجُلٌ أُمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَرُؤُوسُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ . وَ أَخْوَانٍ مُتَصَارِمَانِ .

﴿النسائيات ص ۹۱﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین آدمیوں کی نماز ان کے سر کے اوپر ایک بالشت تک بھی بلند نہیں ہوتی۔

ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرائے اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں دوسری وہ عورت جس نے اس حال میں رات گزاری کہ اس کا شوہر اس پر ناراض رہا۔ تیسرے وہ دو بھائی جن کی آپس میں قطع تعلقی ہو۔

﴿ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنے والی ﴾

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا وَرُؤُوسُهَا كَارَةٌ لِذَلِكَ لَعَنَهَا كُلُّ مَلِكٍ فِي السَّمَاءِ وَكُلُّ شَيْءٍ مَرَّتْ

عَلَيْهِ غَيْرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ حَتَّى تَرْجِعَ .

﴿النسائيات ص ۹۱﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا۔ بیشک عورت جب گھر سے نکلے حالانکہ اس کا خاوند اس کے اس فعل کو پسند نہیں کر رہا تو ایسی عورت پر آسمان کا ہر فرشتہ اور جن و انس کے علاوہ ہر وہ چیز جس کے پاس سے وہ گزرے گی واپسی تک اس پر لعنت کرتے ہیں۔

یعنی جنوں انسانوں کے سوا جمادات و نباتات ایسی عورت پر لعنت بھیجتے ہیں کیونکہ اس نے اپنے خاوند کے حکم کی نافرمانی کی ہے۔ وہ پسند نہیں کرتا اور وہ گھر سے باہر نکلی ہے۔ لہذا اے عورتو! اپنے خاوندوں کی اجازت کے بغیر باہر نکلنے میں اللہ سے ڈرو۔

﴿جوبات آقا ﷺ کو پسند نہ آئے اسے چھوڑنے میں تاخیر کیسی﴾

عَنْ عُمَرَوِ ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلِيَّ بَعْضِ أَصْحَابِهِ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَأَلْقَاهُ . وَاتَّخَذَ خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ . فَقَالَ هَذَا شَرُّ هَذَا حَلِيَّةُ أَهْلِ النَّارِ . فَأَلْقَاهُ فَاتَّخَذَ خَاتِمًا مِنْ وَرَقٍ فَسَكَّتْ .

﴿مسند امام احمد ح ۶۰۱۸﴾

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنے کسی صحابی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو ان سے چہرہ مبارک پھیر لیا، انہوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی اور لوہے کی پہن لی آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا یہ اس سے بھی بری ہے اور یہ دوزخیوں کا زیور ہے۔ انہوں نے اسے بھی پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی تو آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خاموش رہے۔

﴿ جس مال کا جمع کرنا حضور ﷺ نے پسند فرمایا ﴾

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا أَنْزَلَتْ . الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ . قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ : قَدْ نَزَلَ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَا نَزَلَ فَلَوْ أَنَا عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ اتَّخَذْنَاهُ فَقَالَ . أَفْضَلُهُ لِسَانًا ذَاكِرًا وَقَلْبًا شَاكِرًا وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً تَعِينُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ .

﴿ النساءیات ﴾

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت مبارکہ "الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ" نازل کی گئی تو ہم رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ کسی سفر میں تھے بعض صحابہ نے کہا سونا اور چاندی کے متعلق آیت مبارکہ نازل ہوئی ہے اگر ہمیں معلوم ہو جائے کونسا مال افضل

کے متعلق آیت مبارکہ نازل ہوئی ہے اگر ہمیں معلوم ہو جائے کونسا مال افضل ہے تو ہم وہ حاصل کریں فرمایا کہ افضل مال اللہ کا ذکر کرنے والی زبان، اللہ کا شکر کرنے والا دل اور مؤمنہ بیوی ہے جو ایمان پر معاون ثابت ہو۔

﴿ایک عمل پر حضور ﷺ کی طرف سے جنت کی ضمانت﴾

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . مَنْ يَضْمَنُ لِي وَاحِدَةً أَضْمَنُ لَهُ الْجَنَّةَ . قَالَ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَسْأَلِ النَّاسَ شَيْئًا . قَالَ فَكَانَ سَوْطُ ثَوْبَانَ يَسْقُطُ وَهُوَ عَلَى بَعِيرِهِ فَيُنِيخُ حَتَّى يَأْخُذَهُ وَمَا يَقُولُ لِأَحَدٍ نَاوِلْنِيهِ .

﴿المتجر الرابع﴾

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مجھے ایک بات کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ضمانت دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا لوگوں سے کسی شی کا سوال نہ کیا کر۔ کہتے ہیں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اونٹ پر

سوار ہوتے اور ان کا کوڑا اگر جاتا تو اونٹ کو بٹھا کر خود کوڑا اٹھاتے کسی کو نہ کہتے
کہ مجھے پکڑا دو۔

﴿ پہلی امتوں کی بیماریاں اس امت کے اندر ﴾

عَنْ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبُّ
إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ
تَحْلِقُ الشُّعْرَ وَ لَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ .

﴿ رواہ احمد و الترمذی . مشکوٰۃ ۴۲۸ ﴾

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی امتوں کی بیماریاں تمہارے اندر سرایت کر آئی
ہیں۔ جیسے حسد و بغض ہے یہ موٹڈ نے والی ہے۔ میں نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو
موٹڈتی ہے بلکہ یہ دین کو موٹڈ دیتی ہے۔

﴿ حسد کے مفاسد ﴾

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَ
الْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ .

﴿ رواہ ابو داؤد ﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ نَے فرمایا: حسد سے بچو، یقیناً حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

﴿ مومن کو نقصان پہنچانے والا ﴾

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكْرَبَهُ .

﴿رواه الترمذی﴾

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنتی ہے وہ شخص جس نے کسی مومن کو نقصان پہنچایا یا دھوکہ دیا۔

﴿ احب الاعمال ﴾

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَحَبُّ الْأَعْمَالِ بَعْدَ الْفَرَائِضِ إِذْ خَالَ السُّرُورِ فِي قَلْبِ الْمُؤْمِنِ .

﴿مرفقاہ شرح مشکوٰۃ ص ۲۲۷﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرائض کی ادائیگی کے بعد اعمال میں سے زیادہ محبوب عمل مومن کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔

﴿زوجین کا ایک دوسرے کو تہجد کے لئے بیدار کرنا﴾

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَ مِنَ
اللَّيْلِ فَصَلَّى فَأَيْقَظَ أَهْلَهُ فَإِنْ لَمْ تَقُمْ رَشَّ وَجْهَهَا بِالْمَاءِ . رَحِمَ
اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ تُصَلِّي وَ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِذَا لَمْ يَقُمْ
رَشَّتْ عَلَى وَجْهِهِ مِنَ الْمَاءِ .

﴿المتجر الرابع﴾

نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دعا دیتے ہوئے فرمایا۔

اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جو رات میں اٹھے نماز (تہجد) پڑھے پھر اپنی
گھر والی کو جگائے اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے اسی طرح اللہ
رحم فرمائے اس عورت پر جو رات کو اٹھے نماز (تہجد) ادا کرے اور اپنے شوہر کو
جگائے اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے۔

﴿والد پر بیٹے کے حقوق﴾

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى الْوَالِدِ أَنْ يُحْسِنَ اسْمَهُ
وَيُعَلِّمَهُ الْكِتَابَةَ وَيُرْوِجَهُ إِذَا بَلَغَ .

﴿المتجر الرابع﴾

معلم کائنات صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: لڑکے کا اس کے والد
پر یہ حق ہے کہ وہ اس کا اچھا نام رکھے، اسے کتابت (خوشخطی) سکھائے۔ اور

جب وہ بڑا ہو تو اس کی شادی کر دے۔

﴿ دسترخوان کے آداب ﴾

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُومُ رَجُلٌ حَتَّى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا يَرْفَعُ
يَدَهُ وَإِنْ شَبِعَ حَتَّى يَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْيُعَدِّرْ فَإِنَّ ذَلِكَ يُخَجِّلُ
جَلِيسَهُ فَيَقْبِضُ يَدَهُ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ .

﴿ رواہ ابن ماجہ و البیہقی فی شعب الایمان ﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ
وَسَلَّمَ نے فرمایا جب دسترخوان بچھایا جائے تو جب تک دسترخوان اٹھانہ لیا
جائے کوئی شخص نہ اٹھے اور جب تک لوگ کھانے سے فارغ نہ ہو جائیں وہ
کھانے سے ہاتھ نہ کھینچے اگرچہ سیر ہو چکا ہو (ایسی صورت میں) اسے چاہیے
کہ کسی بہانے ساتھ لگا رہے۔ کیونکہ اگر اس نے ایسا کیا (کھانے سے ہاتھ
کھینچا) تو اس کا ہم مجلس بھی شرمندگی سے اپنا ہاتھ روک لے گا اور ہو سکتا ہے
کہ اسے ابھی مزید کھانے کی حاجت ہو۔

﴿ بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو ﴾

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِطَعَامٍ فَعَرَضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيهِ قَالَ لَا تَجْتَمِعَنَّ جُوعًا وَ
كَذِبًا .

﴿رواہ ابن ماجہ﴾

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا لایا گیا تو آپ نے وہ
ہمیں پیش کیا ہم نے کہا ہمیں اس کی خواہش نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ”بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو“

(یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم جان گئے تھے کہ عورتیں بھوکی ہیں
لیکن تکلفاً جھوٹ بول رہی ہیں۔ جبکہ بھوکے رہنے میں دنیا کا خسارہ ہے اور
جھوٹ بولنے سے آخرت کا خسارہ ہے اس لئے منع فرمایا کہ بھوک اور جھوٹ
کو جمع نہ کرو۔)

﴿مفہوم از حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۳۷﴾

﴿حضور ﷺ کی دعوت قبول نہ کرنے پر عمر بھر کا افسوس﴾

رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ أُذُنُ فَكُلْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ . فَيَا لَهْفَ
نَفْسِي هَلَا كُنْتُ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ .

﴿ ابن ماجہ باب عرض الطعام ۲۳۷ ﴾

بنی عبدالاشہل کے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کچھ تناول فرما رہے تھے تو آپ نے فرمایا قریب آؤ اور کھاؤ۔ میں نے عرض کی میں روزہ سے ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ مجھے خود پر افسوس رہا کہ میں نے حضور کے کھانے سے کیوں نہ کھایا۔

﴿ حضور ﷺ کی سخاوت اور شفقت ﴾

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِصْعَةٌ يُحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُقَالُ لَهَا الْغَرَاءُ فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحَىٰ أَبِي بَتْلَكِ الْقِصْعَةَ وَقَدْ ثُرِدَ فِيهَا فَاتَّفَرُّوا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوا جَثَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هَذِهِ الْجَلْسَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا ثُمَّ قَالَ كُلُّوا مِنْ جَوَائِبِهَا وَدَعُّوا ذُرْوَتَهَا يُبَارِكُ فِيهَا .

﴿ رواہ ابو داؤد ۳۵۳ ﴾

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پیالہ تھا جسے چار آدمی اٹھاتے تھے اس کا نام ”الغراء“ تھا جب چاشت کا وقت ہوا اور لوگوں نے چاشت کی (نفل) نماز

پڑھ لی تو وہ پیالہ لایا گیا۔ اس میں شریذ بنی ہوئی تھی۔ لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے۔ جب زیادہ لوگ ہو گئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مجلس میں گنجائش پیدا کرنے کے لئے) گھٹنوں کے بل (سمٹ کر) بیٹھ گئے۔ ایک اعرابی نے کہا یہ بیٹھنا کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے بندہ مہربان بنایا ہے۔ بے رحم اور متکبر نہیں بنایا۔ پھر فرمایا اطراف سے کھاؤ درمیان سے نہ کھاؤ۔

﴿بدنی نظافت کی ترغیب﴾

عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَقَّتْ لَنَا فِي قَصْرِ الشَّارِبِ وَ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَ نَتْفِ الْأَبْطِ وَ حَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا تَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً .

﴿رواہ مسلم﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے لئے مونچھیں کترنے، ناخن تراشنے، بغلوں کے بال اکھاڑنے اور زیر ناف بالوں کی صفائی کے لئے مدت مقرر کر دی گئی اور وہ یہ کہ ہم انہیں چالیس راتوں سے زیادہ نہ چھوڑیں۔

﴿رسول اللہ ﷺ کی اتباع کامل کا رنگ﴾

عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِدَايَةِ

لِيرُكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا
 اسْتَوَىٰ عَلَيْهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ "سُبْحٰنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا
 كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ" ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهُ ثَلَاثًا
 وَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ "سُبْحٰنَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ قَدْ ظَلَمْتُ
 نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي" ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِمَّ ضَحِجْتَ يَا اَمِيْرَ
 الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ
 مَا فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِمَّ ضَحِجْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْجَبُ الرَّبُّ مِنْ عَبْدِهِ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي
 وَيَقُوْلُ عَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ .

﴿مسند امام احمد ص ۱۰۱﴾

حضرت علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ
 عنہ کو دیکھا کہ ان کے ساتھ سوار ہونے کے لئے ایک جانور تھا۔ جب آپ
 نے رکاب میں پاؤں رکھا تو کہا بِسْمِ اللّٰهِ جب اس پر سیدھے بیٹھ گئے تو کہا
 "سُبْحٰنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا
 لَمُنْقَلِبُونَ" پھر تین مرتبہ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا، پھر تین مرتبہ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہا، پھر
 کہا "سُبْحٰنَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي"
 (اے اللہ تو ہر عیب سے پاک ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں یقیناً
 میں نے خود پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے)

پھر آپ ہنسنے لگے تو میں نے پوچھا! اے امیر المؤمنین! آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ کو اسی طرح کرتے دیکھا جس طرح کہ میں نے کیا ہے حضور یہ کلمات (تو مجھے بخش دے) کہہ کر ہنس دیے تو میں نے پوچھا تھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ رب تعالیٰ اپنے بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہے اے میرے رب! مجھے بخش دے اور وہ جواب میں فرماتا ہے دیکھو میرے بندے کو معلوم ہے کہ میرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔

﴿روزِ محشر جسے ایمان کی پوشا کیس عطا کی جائیں گی﴾

عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ اللَّبَاسَ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ تَوَاضَعًا لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى دَعَاهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ فِي حُلِّ الْإِيمَانِ أَيُّهَا شَاءَ .

﴿مسند امام احمد ۱۱۹۶﴾

حضرت سہل بن معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع کے اظہار کے لئے باوجود استطاعت کے لباس کو ترک کیے

رکھا تو قیامت کے روز اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مخلوقات کے سامنے اسے بلائیں گے اور اسے ایمان کی پوشاکیں پیش کی جائیں گی اور اسے ان میں اختیار دیا جائے گا جو چاہے لے لے۔

﴿غلاموں کے معاملات کی فکر رکھنے والے رسول ﷺ﴾

عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ شَبَابَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عَشْرِينَ لَيْلَةً فَظَنَّ أَنَا اشْتَقِينَا أَهْلَنَا وَ سَأَلْنَا عَنْ مَنْ تَرَكَنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرَنَا وَ كَانَ رَقِيقًا رَحِيمًا فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِمُوهُمْ وَ مَرُّوهُمْ وَ صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أَصَلِّي وَ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَوْمِكُمْ أَكْبَرُكُمْ .

﴿بخاری ص ۵۰۸ ح ۲۰۰۸﴾

حضرت ابو سلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم لوگ نوجوان تھے اور قریبی رشتہ دار تھے، ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیس راتیں گزار دیں تو آپ کو یہ گمان ہوا کہ ہمیں اپنے گھروں کی یاد ستا رہی ہے تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ ہم اپنے گھر میں کسے چھوڑ کر آئے ہیں، ہم نے آپ کو اپنا حال بتایا۔

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بہت شفیق اور مہربان تھے آپ نے فرمایا اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ گھر والوں کو دین کی تعلیم دو، انہیں (نیکی کا) حکم دو۔ اور اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم لوگوں نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔ اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان کہے اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرائے۔

﴿عاب و ہن رسول اللہ ﷺ ذریعہ شفاء﴾

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ الْأَزْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي
 أُمِّي أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي جَمْرَةَ
 الْعَقَبَةِ مِنْ مَبْطِنِ الْوَادِي وَخَلْفَهُ إِنْسَانٌ يُسْتَرُّهُ مِنَ النَّاسِ أَنْ
 يُصِيبُوهُ بِالْحِجَارَةِ وَهُوَ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَقْتُلْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا
 وَإِذَا رَمَيْتُمْ فَأَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَدِيفِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ
 بِابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنِي هَذَا
 ذَاهِبُ الْعَقْلِ فَادْعُ اللَّهَ لَهُ . قَالَ لَهَا ابْنِي بِمَاءٍ فَاتَتْهُ بِمَاءٍ فَبِي
 تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَتَفَلَّ فِيهِ وَغَسَلَ (فِيهِ) وَجْهَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ
 إِذْهَبِي فَأَغْسِلِيهِ بِهِ وَاسْتَشْفِي اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ . فَقُلْتُ لَهَا هَبِي لِي
 مِنْهُ قَلِيلًا لِابْنِي هَذَا ؟ فَأَخَذْتُ مِنْهُ قَلِيلًا بِأَصَابِعِي فَمَسَحْتُ بِهَا
 شِقَّةَ ابْنِي فَكَانَ مِنْ أَبْرِ النَّاسِ فَسَأَلْتُ الْمَرْأَةَ بَعْدَ مَا فَعَلَ ابْنُهَا ؟

قَالَتْ بَرِيٌّ أَحْسَنَ بُرِّءٍ

﴿مسند امام ح ۲۷۶۷۲﴾

حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص از وی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میری والدہ نے بیان کیا انہوں نے بطن وادی کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرہ عقبہ کو رمی کرتے ہوئے دیکھا۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں سے بچائے ہوئے تھا کہ کہیں (نادانستہ) وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر نہ دے ماریں۔ اور وہ یہ کہے جا رہا تھا کہ لوگو! ایک دوسرے کو مت قتل کرو اور جب رمی کرنا ہو تو چھوٹی سی کنکری کے ساتھ رمی کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے تو آپ کے پاس ایک عورت اپنا بیٹا لئے حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے اس بیٹے کی عقل جاتی رہی ہے اس کے حق میں اللہ سے دعا کیجئے۔ آپ نے اسے پانی لانے کو فرمایا، وہ پتھر کے بنے ایک چھوٹے سے پیالے میں پانی لے آئی۔ آپ نے اس میں چہرہ انور کو دھویا، اس میں لعاب دہن ڈالا، اس میں پھونک ماری اور فرمایا اسے لے جاؤ اس پانی سے بچے کو نہلاؤ اور اللہ سے شفا طلب کرو۔

حضرت سلیمان بن عمرو رضی اللہ عنہ کی والدہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میں نے اس عورت سے کہا میرے اس بیٹے کے لئے مجھے اس میں سے تھوڑا سا پانی دے دو میں نے اس سے اپنی انگلیوں کو تر کر کے اپنے بیٹے کے پہلو پہ مل دیں

وہ سب لوگوں سے بڑھ کر نیک ہوا۔ بعد میں میں نے اس عورت سے پوچھا کہ تمہارے بیٹے کا کیا بنا؟ اس نے کہا وہ اچھی طرح تندرست ہو گیا ہے

﴿سب اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن جاؤ﴾

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحْسُسُوا وَلَا تَجَسُّسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا .

﴿الطبرانی﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم بدگمانی کرنے سے بچو کیونکہ بدگمانی ہی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ ایک دوسرے کی ٹوہ نہ لگاؤ، ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو، آپس میں حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، باہم قطع تعلقی نہ کرو اور سب اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن جاؤ۔

﴿حضور ﷺ سے منسوب مشکیزہ سے گھی برآمد ہوتا رہا﴾

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ الْبَهْرِيَّةَ كَانَتْ تُهْدِي فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا بَنُوهَا يَسْتَلُونَهَا

الْإِدَامَ وَلَيْسَ عِنْدَهَا شَيْءٌ فَعَمَدَتْ إِلَىٰ عُكَّتِهَا الَّتِي كَانَتْ
تُهْدِي فِيهَا إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَتْ فِيهَا
سَمْنًا فَمَا زَالَ يَدُومُ لَهَا أُذْمُ بَيْنِهَا حَتَّىٰ عَصْرَتُهُ وَآتَتْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعَصْرْتِهِ؟ قَالَتْ نَعَمْ. قَالَ لَوْ
تَرَكَتِهِ مَا زَالَ ذَلِكَ لَكَ مُقِيمًا.

﴿مسند امام احمد ۱۹۷۱۹﴾

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ام مالک بہر یہ
رضی اللہ عنہا چڑے کے مشکیزے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گھی
کا ہدیہ بھیجا کرتی تھیں، اسی دوران ایک مرتبہ ان کے بچے ان سے سالن
مانگنے لگے جبکہ ان کے پاس کوئی چیز موجود نہ تھی جس مشکیزے میں وہ حضور کی
طرف گھی کا ہدیہ کرتی تھیں اس کا قصد کیا تو اس میں کچھ گھی پالیا، اس کے بعد
سے ہمیشہ وہ اس سے بچوں کے لئے سالن کے طور پر گھی لیتی رہیں لیکن ایک
مرتبہ انہوں نے اس مشکیزے کو پورا نچوڑ لیا، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا
کیا تم نے اسے نچوڑ لیا ہے؟ عرض کی جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اگر تم اسے
رہنے دیتیں تو اس میں گھی ہمیشہ تمہارے لیے موجود رہتا۔

﴿دعائے شفاء﴾

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى بِالْمَرِيضِ قَالَ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا .

﴿مسند امام احمد ۵/۲۵۵﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، جب رسول اللہ کے پاس کوئی مریض لایا جاتا تو آپ اس کے لئے یوں دعا فرماتے ”اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا“ (اے لوگوں کے پروردگار تکلیف کو دور فرما اور شفا عطا فرما کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے بغیر کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا عطا فرما جو اپنے پیچھے کوئی بیماری نہ چھوڑے۔

﴿معلم کائنات ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہونے والا بوڑھا طالب علم﴾

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمَخَارِقِ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا قَبِيصَةُ أَمَا جَاءَ بِكَ؟ قُلْتُ كَبُرَتْ سِنِّي وَرَقَّ عَظْمِي فَاتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مَا يَنْفَعُنِي اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ قَالَ يَا قَبِيصَةُ مَا مَرَرْتُ بِحَجْرٍ وَلَا شَجَرٍ وَلَا مَدْرٍ إِلَّا اسْتَغْفَرَ لَكَ يَا

قَبِيصَةُ إِذَا صَلَّيْتَ الْفَجْرَ فَقُلْ ثَلَاثًا سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ
 بِحَمْدِهِ تُعَافِي مِنَ الْعَمَى وَالْجُدَامِ وَالْفَالِجِ يَا قَبِيصَةُ قُلِ اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَسْأَلُكَ مِمَّا عِنْدَكَ وَأَفْضِلْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَأَنْشُرْ عَلَيَّ
 رَحْمَتَكَ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ

﴿مسند امام احمد ح ۲۰۸۷۸﴾

حضرت قبیصہ بن الخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور سرور
 کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پوچھا!
 اے قبیصہ کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کی، میری عمر زیادہ اور ہڈیاں کمزور ہو
 چکی ہیں اب میں آپ کی خدمت حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ مجھے کوئی ایسی تعلیم
 دیں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے آپ نے فرمایا۔ (اے
 قبیصہ! تو ادھر آتے ہوئے) جس کسی پتھر، درخت اور ڈھیلے سے گزرا تو اس
 نے تیرے لئے استغفار کیا۔ اے قبیصہ! جب تو فجر کی نماز پڑھ لے تو تین
 مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ کہا کر اس طرح تو اندھے پن،
 جذام اور فالج سے محفوظ رہے گا۔

اے قبیصہ! یہ کلمات پڑھا کر: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِمَّا عِنْدَكَ
 وَأَفْضِلْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَأَنْشُرْ عَلَيَّ رَحْمَتَكَ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ
 بَرَكَاتِكَ (اے میرے اللہ جو نعمتیں تیرے پاس ہیں میں تجھ سے ان کا
 سوال کرتا ہوں مجھ پر اپنا فضل انڈیل دے، مجھ پر اپنی رحمت کو پھیلا دے اور

اپنی برکات مجھ پر نازل فرما دے۔

﴿ پیارے آقا ﷺ کی خدمت میں بیٹے کا ہدیہ ﴾

عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فَقَالَ أَعِيدُوا تَمْرَكُمْ فِي وَعَائِهِ وَسَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَصَلِينَا مَعَهُ ثُمَّ دَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَلَا أَهْلِهَا بِخَيْرٍ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي خُوَيْصَّةً قَالَتْ وَمَا هِيَ؟ قَالَتْ خَادِمُكَ أَنَسٌ قَالَ فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ قَالَ فَمَا مِنْ الْأَنْصَارِ إِنْسَانٌ أَكْثَرَ مِنِّي مَالًا .

وَذَكَرَ أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً غَيْرَ خَاتِمَةٍ قَالَ وَذَكَرَ أَنَّ ابْنَتَهُ الْكُبْرَى أَمِينَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ دُفِينَ مِنْ صَلْبِهَا إِلَى مَقْدَمِ الْحِجَّاجِ نِيفًا عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةً

﴿ مسند امام احمد ۱۲۰۷۶ ﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور اور گھی پیش کیا جبکہ آپ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روزے دار تھے آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اپنی کھجوروں کو برتن میں اور گھی کو مشکیزہ میں واپس رکھ دو، پھر آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ گھر کے ایک کونے کی طرف اٹھے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں، ہم نے بھی آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ نماز پڑھی پھر آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ام سلیم اور اس کے اہل خانہ کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ تو ام سلیم نے عرض کی یا رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میرے پاس آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لئے ایک خادم ہے۔ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پوچھا وہ کیا ہے؟ عرض کی آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا خادم انس۔ آپ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے (یہ بات سن کر) دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی نہ چھوڑی جو میرے لئے اللہ تعالیٰ سے نہ مانگی ہو۔ اور پھر فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَّوَلَدًا وَّبَارِكْ لَهُ فِيْهِ (اے اللہ اسے مال اور اولاد عطا فرما اور ان میں برکت عطا فرما) حضرت انس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کہتے ہیں تمام انصار میں مجھ سے بڑھ کر کوئی مال دار نہ ہوا۔ جبکہ بتایا گیا ہے کہ ان کے پاس (اس دعا سے قبل) ایک انگوٹھی کے سوا کوئی سونا چاندی نہ تھا۔ حضرت انس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کہتے ہیں کہ انہیں ان کی بڑی بیٹی امینہ نے بتایا کہ میری پشت سے حجاج کے دور تک ایک سو بیس سے کچھ زائد افراد دفن کئے جا چکے ہیں۔

﴿حضور ﷺ کی یاد میں مچلنے والے غلام﴾

أَخْبَرَنَا عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا شِمِمْتُ
 شَيْئًا عُنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكَ قَطُّ وَلَا شَيْئًا قَطُّ أَطِيبَ دِيْبَاجًا وَلَا
 حَرِيرًا أَلَيْنَ مَسَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَابِتٌ
 فَقُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ أَلَسْتَ كَأَنَّكَ تَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَنَّكَ تَسْمَعُ إِلَى نَعْمَتِهِ؟ فَقَالَ بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَا
 رُجُوعَ لِقَاءِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَأَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ خُورِيْدِمُكَ . قَالَ خَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ بِالْمَدِينَةِ وَأَنَا غُلَامٌ
 لَيْسَ كُلُّ أَمْرِي كَمَا يَشْتَهِي صَاحِبِي أَنْ يُكُونَ مَا قَالَ لِي فِيهَا
 أَبِي وَلَا قَالَ لِي لِمَ فَعَلْتَ هَذَا وَأَنْ لَا فَعَلْتَ هَذَا .

﴿مسند امام احمد ۱۳۳۵۰﴾

حضرت ثابت بن ابی انس رضی اللہ عنہ سے ہمیں روایت پہنچی کہ جناب انس
 رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کے
 متعلق ایک مرتبہ یوں اظہار خیال فرمایا کہ: میں نے عنبر، مشک اور اس کے
 علاوہ کوئی چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی خوشبو سے بڑھ
 کر خوشبودار نہیں سونگھی۔ اور میں نے دیباج اور ریشم کو بھی چھو کر دیکھا لیکن
 چھونے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے بڑھ کر
 کسی چیز کو نرم و ملائم نہیں پایا۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اے اباحمزہ کیا آپ کو ایسا نہیں لگ رہا جیسے آپ اس وقت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہے ہوں اور ان کی رسیلی آواز کو سن رہے ہوں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں؟ قسم اللہ کی میں امید لگائے بیٹھا ہوں کہ روز قیامت آپ کو ملوں گا تو کہوں گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کا یہ ادنیٰ خادم حاضر ہے۔

پھر انہوں نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا۔ میں نے مدینہ منورہ میں دس سال آپ کی خدمت گزاری کی اور میں ایسا لڑکا تھا کہ میرا ہر کام ایسا نہ ہوتا تھا جسے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ ہو، اس کے باوجود اس کریم مالک صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مجھے اف تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ تم نے یہ کام کیا یا کیوں نہیں کیا۔

﴿تکبر کے سبب جنت سے محرومی﴾

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ .

﴿مسند امام احمد ۱۰/۳۳۱﴾

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رائی کے دانے برابر بھی اگر کسی کے دل میں تکبر ہوگا تو وہ

جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

﴿اوپر کا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے﴾

حَكِيمُ بْنُ حِرَامٍ يَقُولُ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ
هَذَا الْمَالَ حُضْرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ بُورِكَ فِيهِ وَمَنْ
أَخَذَهُ بِإِشْرَافٍ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا
يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى .

﴿مسند امام احمد ح ۱۵۵۱۱ ص ۲۳۶ ج ۱۲﴾

حضرت حکیم ابن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے کچھ مانگا آپ نے مجھے عطا فرمایا، میں نے پھر مانگا
آپ نے عطا فرمایا، اس کے بعد میں نے پھر مانگا تو آپ نے عطا فرمایا۔
اور پھر فرمایا بے شک یہ مال تو طبیعت کو بھلا اور میٹھا لگتا ہے لیکن جو
اسے ضرورت کے مطابق لے تو اس کے لئے اس میں برکت رکھی جاتی ہے۔
اور جو اسے لالچ کے طور پر حاصل کرے تو اس کے لئے اس میں کوئی برکت
نہیں ہوتی اور وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا رہے اور سیر نہ ہو۔

یاد رکھو! اوپر کا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے (یعنی دینے والا لینے والے

سے بہتر ہے)

﴿تجارت میں برکت کا سبب﴾

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَائِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ
يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيْنَا رُزْقًا بَرَكَةً بَيَّعِيهِمَا . وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا
مُحِقَ بَرَكَةً بَيَّعِيهِمَا .

﴿مسند امام احمد ح ۲۵۵۲۳﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی جو کوئی سودا کریں
جب تک وہ جدا نہ ہوں ہر ایک کو (سودا توڑنے یا باقی رکھنے کا) اختیار ہے۔
اگر وہ دونوں سچ بولیں اور مال کی حالت صحیح بیان کریں تو ان کے سودے میں
انہیں برکت عطا کی جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر وہ جھوٹ بولیں اور کسی
معاملہ کو چھپائیں تو ان کے سودے میں سے برکت زائل کر دی جاتی ہے۔

﴿والدین کی وفات کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک﴾

قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ هَلْ بَقِيَ عَلَيَّ مِنْ بِرِّ أَبِي شَيْءٌ م بَعْدَ مَوْتِهِمَا
أَبْرُهُمَا بِهِ؟ قَالَ نَعَمْ . خِصَالُ أَرْبَعَةِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ
لَهُمَا وَإِنْفَاءُ عَهْدِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي
لَا رَحِمَ لَكَ إِلَّا مِنْ قَبْلِهِمَا فَهُوَ الَّذِي بَقِيَ عَلَيْكَ مِنْ بَرِّهِمَا بَعْدَ

مَوْتِهِمَا .

﴿مسند امام احمد ح ۱۶۰۰۲ ص ۲۳۵﴾

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار میں سے ایک شخص آیا اور اس نے سوال کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرے والدین کی وفات کے بعد کوئی ایسی نیکی مجھ پر لازم ہے جو میں ان کے ساتھ کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ چار نیکیاں ہیں ایک ان پر نماز جنازہ پڑھنا اور استغفار کرنا۔ دوسری ان کے کیے ہوئے وعدوں کو پورا کرنا۔ تیسری ان کے دوستوں کا احترام کرنا۔ چوتھی صلہ رحمی کرنا ایسے رشتوں کو نبھانا جو صرف انکی وجہ سے ہیں۔ پس یہ نیکیاں ہیں جو ان کی وفات کے بعد تیرے ذمے ہیں۔

﴿حضور ﷺ کی تشریف آوری کی خوشی میں﴾

دلہن ولیمہ کے شرکاء کی خادمہ بنی ﴿

سَهْلٌ يُقُولُ أَنِّي أَبُو أَسِيدِ السَّاعِدِيِّ فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتْ أَمْرَاتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ كَذَرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ انْقَعَتْ تَمْرَاتٍ مِّنَ اللَّيْلَةِ فِي تَوْرٍ .

﴿رواہ البخاری ح ۵۵۹۱﴾

حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابواسید الساعدی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو اپنے ولیمہ میں قدم رنجا فرمانے کی دعوت پیش کی۔ اس دن اس کی بیوی مہمانوں کی خدمت کر رہی تھی حالانکہ وہ اس دن دلہن تھی۔

ابواسید نے کہا: کیا تم لوگوں کو معلوم ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کے لئے کیا پیش کیا پھر خود ہی بتایا کہ اس نے پیالہ میں کھجوریں رات سے بھگور کھی تھیں۔

﴿فقیر کی دوستی قیامت تک کی دوستی﴾

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُحْشَرُ الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ"

فَإِذَا عَلِمْتَ ذَلِكَ أَيُّهَا الْأَخُ الشَّفِيقُ . فَلَا تُخَالِلْ إِلَّا مَنْ يَنْهَضُكَ حَالَهُ . وَيَدُلُّكَ عَلَى اللَّهِ مَقَالَهُ . وَذَلِكَ هُوَ الْفَقِيرُ الْمُتَجَرِّدُ عَنِ السَّوَى . الْمُقْبِلُ عَلَى الْمَوْلَى فَلَيْسَتْ اللَّذَّةُ إِلَّا فِي مُخَالَاتِهِ . وَلَا السَّعَادَةُ إِلَّا فِي خِدْمَتِهِ وَصَاحِبَتِهِ .

﴿عنوان التوفیق فی آداب الطریق﴾

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انسان قیامت کے روز اپنے دوست کے دین پر اٹھایا جائے گا۔ تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ یہ دیکھے کہ کس طرح کے شخص سے دوستی کر رہا ہوں۔ اے پیارے بھائی! جب تجھے یہ بات معلوم ہو چکی تو دوستی نہ کر مگر اس شخص سے جس کا حال تجھے بیدار کر دے، جس کی گفتگو اللہ کی طرف تیری رہنمائی کرے اور یہ صرف وہ فقیر ہو سکتا ہے جو ماسوی اللہ سے بیگانہ ہو، مالک کی طرف متوجہ ہو۔ پس مزہ اسی کی دوستی میں ہے اور خوش بختی اسی کی خدمت اور رفاقت میں ہے۔

﴿جنت اور مسجد﴾

قَالَ عَلِيُّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ : لَوْ خَيْرْتُ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالْجَنَّةِ لَأَخْتَرْتُ الْمَسْجِدَ .

وَلَعَلَّهُ لِأَنَّهُ يُؤَدِّي إِلَى كَمَالِ الْمَرْتَبَةِ فِي الْجَنَّةِ أَوْلَى لَأَنَّ فِيهِ مُخَالَفَةَ النَّفْسِ وَمُوَافَقَةَ الْقَلْبِ وَرِضَاءَ الرَّبِّ

﴿مرقاۃ ج ۲ ص ۲۱۲﴾

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا اگر مجھے مسجد اور جنت میں اختیار دیا جائے تو میں مسجد کو پسند کروں گا۔

صاحب مرقاۃ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مسجد کو شاید اس لئے پسند کیا کہ وہ جنت میں اعلیٰ مرتبہ تک پہنچاتی ہے۔ یا اس لئے کہ اس میں

نفس کی مخالفت، دل کی موافقت اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

﴿ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہونا بھی مؤمن کا مصافحہ ہے﴾

عَنْ مَقْسَمٍ قَالَ لِقَيْثِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
فَصَافِحْتُهُ فَقَالَ التَّقَابُلُ مُصَافِحَةُ الْمُؤْمِنِ .

﴿عنوان التوفيق في آداب الطريق﴾

مقسم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہم سے ملا میں نے مصافحہ کیا تو انہوں نے فرمایا ایک دوسرے کی
طرف متوجہ ہونا مؤمن کا مصافحہ ہے۔

﴿ایک دوسرے پر بیک وقت سلام کا حکم﴾

فَلَوْ اتَّقَى رَجُلَانِ وَسَلَّمَا كُلُّ مَنَّهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ دَفْعَةً
وَاحِدَةً يَجِبُ عَلَى كُلِّ مَنَّهُمَا الْجَوَابُ .

﴿المراقبة﴾

لَا يَنْبَغِي أَنْ يُزَادَ عَلَى الْبَرَكَاتِ شَيْءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِكُلِّ شَيْءٍ مُنْتَهَى وَمُنْتَهَى السَّلَامِ الْبَرَكَاتُ .

﴿كذا في المحيط﴾

اگر دو آدمی آپس میں ملاقات کریں اور دونوں بیک وقت ایک

دوسرے پر سلام کریں تو ہر ایک پر جواب دینا واجب ہے۔
یہ مناسب نہیں کہ سلام میں برکاتہ پر کسی کلمہ کا اضافہ کیا جائے۔ حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہر شی کی انتہاء ہے اور سلام کی انتہاء
برکاتہ کے کلمہ پر ہوتی ہے۔

﴿اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے والیوں پر لعنت﴾

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَشِمَاتِ
وَالْمُتَوَشِّمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنِمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ
لِلْحُسْنِ الْمُغْيِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ
يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَآتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيثٌ
بَلَّغَنِي عَنْكَ أَنْكَ لَعْنَتِ الْوَأَشِمَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ
وَالْمُتَنِمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغْيِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحِي
الْمَصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَيْنُ كُنْتُ قَرَأْتِهِ لَقَدْ وَجَدْتِهِ قَالَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ "وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا"
فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ قَالَ
أَذْهَبِي فَأَنْظِرِي قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا

فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ أَمَا لَوْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ
نُجَامِعْهَا .

﴿ صحیح مسلم کتاب اللباس و الزینة ﴾

قَالَ النَّوَوِيُّ : يُسْتَتْنَى مِنَ الْأَمْرِ بِإِعْفَاءِ اللَّحْيِ مَا لَوْ نَبَتَتْ
لِلْمَرْأَةِ لِحْيَةٌ فَإِنَّهُ يُسْتَحَبُّ لَهَا حَلْقُهَا وَكَذَا لَوْ نَبَتَتْ لَهَا شَارِبٌ
أَوْ عُفْقَةٌ .

﴿ عمدة القاری ص ۴۷ ج ۲۲ ﴾

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی
اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو خوبصورتی کے لئے گدنے اور گدوانے
والیوں پر، ابرو اکھاڑنے اور اکھڑوانے والیوں پر اور دانتوں کو کشادہ کرنے
والیوں پر جو کہ اللہ کی تخلیق کو بدلنے والی ہیں۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات بنی اسد کی ایک عورت
تک پہنچی جنہیں ام یعقوب کہا جاتا تھا اور یہ قرآن حکیم پڑھا کرتی تھیں،
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں، کہنے لگیں۔ آپ کی طرف سے یہ
بات مجھ تک پہنچی ہے کہ آپ نے گدنے، گدوانے والیوں پر، ابرو اکھڑوانے
والیوں پر اور حسن کی خاطر دانتوں کو کشادہ کرانے والیوں پر جو کہ اللہ کی تخلیق کو
بدلنے والیاں ہیں، لعنت فرمائی ہے؟

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس پر حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَعْنَت فَرْمَائِي اَوْر يِه بَات كِتَاب اللّٰهُ مِيں مَوْجُوْد هِي تُو اِن پَر مِيں كِيُوں
نَعْنَت كَرُوں؟

اس عورت نے کہا قرآن حکیم کی (جلد کی) دو تختیوں کے درمیان جو
کچھ ہے میں نے بھی پڑھا ہے لیکن میں نے یہ بات کہیں نہیں پائی۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو اسے پڑھتی تو ضرور پالیا
ہوتا۔ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نے فرمایا ”جو کچھ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تم کو
عطا کریں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ“

تو عورت کہنے لگی یہ چیزیں تو میں تمہاری عورت میں ابھی بھی دیکھتی
ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو جا اور دیکھ۔

راوی کہتے ہیں جب وہ عورت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے
پاس پہنچی تو اس نے ان چیزوں میں سے کچھ نہ پایا تو پھر واپس آپ کے پاس
آئی کہنے لگی میں نے کچھ نہیں دیکھا آپ نے فرمایا اگر ایسی بات ہوتی تو ہم
اسے اپنے پاس نہ رکھتے۔

حضرت امام نووی فرماتے ہیں کہ

نَامَصَات مَتَمَصَات یعنی ابرو اکھاڑنے اور اکھڑوانے والیوں
کے حکم سے وہ عورتیں مستثنیٰ ہیں جن کے داڑھی کے بال نکل آئیں۔ چنانچہ
اگر عورت (کے چہرے پر) داڑھی کی جگہ کچھ بال اگیں تو انہیں منڈوا دینا
مستحب ہے اس طرح اگر مونچھوں اور ٹھوڑی اور نچلے ہونٹ کے درمیان کچھ

بال اگیں تو انہیں منڈوا دینا بھی مستحب ہے۔

﴿حضور ﷺ نے آیاتِ شفا عطا فرمائیں﴾

نَقَلَ عَنِ الشَّيْخِ الْقَاسِمِ الْقَشِيرِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّ وَلَدَهُ
مَرِضٌ مَرَضًا شَدِيدًا حَتَّى أَشْرَفَ عَلَى الْمَوْتِ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ
الْأَمْرُ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَشَكَوْتُ
إِلَيْهِ مَا بَوَلَدِي فَقَالَ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ آيَاتِ الشِّفَاءِ فَانْتَبَهْتُ
فَأَفْكَرْتُ فِيهَا مَا ذَا هِيَ فِي مَوَاضِعَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَهِيَ قَوْلُهُ
تَعَالَى "وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ" "وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ"
"يَخْرُجُ مِنْ بَطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ"
"وَنُنزِلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ" "وَإِذَا
مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ" "قُلْ هُوَ الَّذِي آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءً" قَالَ
فَكَتَبْتُهَا ثُمَّ حَلَلْتُهَا بِالْمَاءِ وَسَقَيْتُهُ إِيَّاهَا فَكَانَ مَا نَشَطَ مِنَ الْعِقَالِ

﴿۳۳۸ الانوار المحمدية من المواهب اللدنية﴾

شیخ ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ان کا بیٹا سخت بیمار ہوا
حتیٰ کہ قریب المرگ ہو گیا ان کی پریشانی بہت بڑھ گئی۔ فرماتے ہیں میں نے
خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ کی خدمت اقدس
میں بچے کی بیماری کا عرض کیا تو آپ نے فرمایا: تم آیاتِ شفا کو چھوڑ کر کدھر

جار ہے ہو۔ میں بیدار ہوا اور غور و فکر کیا تو معلوم ہوا کہ یہ آیات کتاب اللہ میں چھ جگہ ہیں میں نے ان کو لکھ کر پانی میں گھول کر پلایا۔ وہ اس طرح ٹھیک ہو گیا۔ جیسے بندھا ہوا کھل جاتا ہے۔

﴿تصوف کیا ہے؟﴾

قَالَ الْجُنَيْدُ لَيْسَ التَّصَوُّفُ بِكَثْرَةِ الصِّيَامِ إِنَّمَا التَّصَوُّفُ
سَلَامَةُ الصُّدْرِ وَ سَخَاوَةُ النَّفْسِ .

﴿رسالة احكام السماع للقشيري﴾

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کثرتِ صیام کا نام تصوف نہیں بلکہ سلامتِ صدر اور سخاوتِ نفس تصوف ہے۔

﴿اللہ عز و جل تک پہنچنے کے ذرائع﴾

قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

إِخْوَانِي مَا وَصَلْتُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِقِيَامِ لَيْلٍ وَلَا صِيَامِ نَهَارٍ
وَلَا دِرَاسَةِ عِلْمٍ وَلَكِنْ وَصَلْتُ إِلَى اللَّهِ بِالْكَرَمِ وَالتَّوَاضُعِ وَ
سَلَامَةِ الصُّدْرِ .

فَدَلُّ كَلَامِ الشَّيْخِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

أَنَّ الْكَرَمَ هُوَ الْآسَاسُ . وَأَنَّ التَّوَاضُعَ يَتِمُّ لِلسَّالِكِ بِهِ

الْغِرَاسُ فَإِذَا تَمَّ لَهُ هَذَانِ الْأَمْرَانِ سَلِمَ صَدْرُهُ مِنَ الْعَلَائِقِ . وَ
 زَالَ عَنْ طَرِيقِهِ كُلُّ عَائِقٍ . وَلِلذَلِكَ وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ إِنَّ فِي
 الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا . وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا .
 أَعَدَّهَا اللَّهُ تَعَالَى لِمَنْ آلَانَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ . وَتَابَعَ
 الصِّيَامَ . وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامَ .

فَتأملْ هَذَا الْحَدِيثَ يَا أَخِي حَيْثُ بَدَأَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِإِلَانَةِ الْكَلَامِ . وَهُوَ إِشَارَةٌ إِلَى التَّوَاضُّعِ ثُمَّ تَنَّى بِإِطْعَامِ الطَّعَامِ
 وَهُوَ إِشَارَةٌ إِلَى الْكَرَمِ أَتَى بَعْدَ ذَلِكَ بِالصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ كَمَا
 أَشَارَ إِلَيْهِ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ فَانْهَضُ أَخِي إِلَى هَذِهِ الْمَآئِرِ
 وَبَادِرُ وَاجْمَعْ مَعَهَا حُسْنَ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ . وَغَضُّ الطَّرْفِ عَنْ
 مَسَاوِي الْأَخْوَانِ إِنْ وَقَفْتَ مِنْهُمْ عَلَى عَثْرَةٍ وَلَا تَشْهَدْ إِلَّا
 مَحَاسِنَهُمْ . كَمَا قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْحِكْمَةِ الْفَتْوُوحِيَّةِ : رُؤْيَةُ
 مَحَاسِنِ الْعَبِيدِ وَالْغَيْبَةِ عَنْ مَسَاوِيهِمْ ذَلِكَ شَيْءٌ مِّنْ كَمَالِ
 التَّوْحِيدِ .

﴿ عنوان التوفيق فی آداب الطریق ﴾

فرمایا حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے میرے بھائیو! میں اللہ تعالیٰ
 تک قیام لیل، صیام نہار اور علم کی تدریس کی وجہ سے نہیں پہنچا لیکن میں اللہ
 تعالیٰ تک کرم، تواضع اور سلامتہ صدر کی وجہ سے پہنچا ہوں۔

حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کا کلام اس طرف رہنمائی کرتا ہے کہ کرم (سخاوت) جو ہے وہ بنیاد (بیج) ہے اور تواضع کے ذریعہ سالک پودا لگانے کا عمل پورا کرتا ہے۔

جب یہ دونوں کام پورے ہو جائیں تو سینہ تمام دینوی محبتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے راستے کی ہر رکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ اسی لئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جنت کے اندر کچھ ایسے بالا خانے ہیں جن کا ظاہر اندر سے دکھائی دیتا ہے اور ان کا اندر باہر سے نظر آتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسے لوگوں کے لئے تیار کر رکھا ہے جو کلام میں نرمی برتیں، کھانا کھلائیں، لگاتار روزے رکھیں اور رات میں جب لوگ سو رہے ہوں وہ نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

تو اے بھائی! تو اس حدیث پر غور کر، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نرم کلامی سے آغاز فرمایا جو کہ تواضع کی طرف اشارہ ہے۔ پھر کھانا کھلانے کی تعریف فرمائی ہے تو یہ اشارہ ہے کرم (سخاوت) کی طرف پھر اس کے بعد نماز روزہ کا ذکر فرمایا ہے جیسا کہ اس طرف شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے اشارہ فرمایا۔

پس اے بھائی: ان عمدہ کاموں کو اپنانے کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔ جلدی کر۔ اور اس کے ساتھ اچھے اخلاق بھی اپنے اندر پیدا کر۔
بھائیوں کے عیوب سے چشم پوشی کرا اگرچہ تو ان کی کسی لغزش سے

واقف بھی ہو جائے۔ صرف ان کے اچھے اوصاف کی گواہی دے جیسا کہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب ”حکمة الفتوحیہ“ میں فرمایا: بندوں کے محاسن کو دیکھنا اور ان کی برائیوں سے چشم پوشی کرنا کمالِ توحید میں سے ہے۔

﴿ بے ادب بے مراد ﴾

قَالَ بَعْضُهُمْ مِّنْ أَشَدِّ الْحَرَمَانِ أَنْ تَجْتَمِعَ مَعَ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ
وَلَا تُرْزَقَ الْقُبُولَ مِنْهُمْ . وَمَا ذَلِكَ إِلَّا لِسُوءِ الْأَدَبِ مِنْكَ .
وَأَلَّا فَلَا بُخْلَ مِنْ جَانِبِهِمْ وَلَا نَقْصَ مِنْ جِهَتِهِمْ .

﴿عنوان التوفیق فی آداب الطریق﴾

صوفیاء میں سے کسی کا قول ہے کہ

اگر تو اولیاء اللہ کی صحبت اختیار کر لے اس کے باوجود ان کی بارگاہ میں تیری قبولیت نہ ہو تو اس سے بڑھ کر کوئی بد نصیبی نہ ہوگی۔ اس کا سبب صرف اور صرف تیری بے ادبی ہے۔ ورنہ اولیاء اللہ کی طرف سے نہ تو بخل ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی کمی۔

﴿ ایمان کی نظر کا کمال ﴾

زَارَ بَعْضُ السَّلَاطِينِ ضُرَيْحَ أَبِي يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ
هَلْ هُنَا أَحَدٌ مِّمَّنِ اجْتَمَعَ بِأَبِي يَزِيدَ ؟ فَأَشِيرَ إِلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ فِي

السِّنِّ كَانَ حَاضِرًا هُنَاكَ فَقَالَ لَهُ هَلْ سَمِعْتَ شَيْئًا مِنْ كَلَامِهِ ؟
 فَقَالَ نَعَمْ قَالَ مَنْ زَارَنِي لَا تَحْرِقُهُ النَّارُ . فَاسْتَفْرَبَ السُّلْطَانُ
 ذَلِكَ الْكَلَامَ فَقَالَ كَيْفَ يَقُولُ أَبُو يَزِيدَ ذَلِكَ وَأَبُو جَهْلٍ رَأَى
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ تَحْرِقُهُ النَّارُ ؟ فَقَالَ ذَلِكَ الشَّيْخُ
 لِلسُّلْطَانِ . أَبُو جَهْلٍ لَمْ يَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَرَى
 يَتِيمَ أَبِي طَالِبٍ وَلَوْ رَأَاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَحْرِقُهُ النَّارُ .
 فَفَهِمَ السُّلْطَانُ وَاعْجَبَهُ هَذَا الْجَوَابُ مِنْهُ أَيُّ أَنَّهُ لَمْ يَرَهُ
 بِالتَّعْظِيمِ وَالإِكْرَامِ وَاعْتِقَادِ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَلَوْ رَأَاهُ بِهَذَا الْمَعْنَى لَمْ تَحْرِقُهُ النَّارُ وَلَكِنَّهُ رَأَاهُ بِاِحْتِقَارٍ
 وَاعْتِقَادِ أَنَّهُ يَتِيمٌ أَبِي طَالِبٍ . فَلَمْ تَنْفَعَهُ تِلْكَ الرُّؤْيَا وَأَنْتَ يَا
 أَخِي لَوْ اجْتَمَعَتْ بِقُطْبِ الْوَقْتِ وَ لَمْ تَتَأَدَّبْ لَمْ تَنْفَعَكَ تِلْكَ
 الرُّؤْيَا بَلْ كَانَتْ مَضْرُوتَهَا عَلَيْكَ أَكْثَرَ مِنْ مَنْفَعَتِهَا .

﴿عنوان التوفيق في آداب الطريق﴾

کسی بادشاہ کا ذکر ہے کہ وہ حضرت ابی یزید بسطامی رضی اللہ عنہ کے
 مزار پر حاضر ہوا۔ اس نے پوچھا کیا یہاں پر کوئی شخص ہے جس نے ابو یزید
 رضی اللہ عنہ کے ساتھ مجلس کی ہو؟ ایک بڑی عمر کے شیخ جو وہاں موجود تھے ان کی
 طرف اشارہ کیا گیا۔ بادشاہ نے ان سے پوچھا آپ نے ان سے کوئی بات
 سنی ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں۔ ابو یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے

میری زیارت کی اسے آگ نہیں جلائے گی۔ بادشاہ یہ بات سن کر انتہائی متعجب ہوا اور کہنے لگا ابو یزید رضی اللہ عنہ نے یہ بات کیسے کہہ دی حالانکہ ابو جہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا مگر آگ اسے جلا رہی ہے۔

شیخ نے بادشاہ سے کہا ابو جہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا بلکہ ابوطالب کے یتیم کو دیکھا، اگر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتا تو اسے آگ نہ جلاتی بادشاہ سمجھ گیا اور اسے یہ جواب بہت ہی پسند آیا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ابو جہل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تو تعظیم و اکرام کیساتھ اور نہ ہی اس اعتقاد کے ساتھ دیکھا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ ان اوصاف کے ساتھ دیکھتا تو اسے آگ نہ جلاتی لیکن اس نے تو حقارت کی نظر سے دیکھا اور اس اعتقاد کے ساتھ دیکھا کہ وہ ابوطالب کے یتیم بھتیجے ہیں چنانچہ آپ کو دیکھنے سے اسے کوئی فائدہ نہ پہنچا۔

تو اے میرے بھائی! اگر تجھے قطب وقت کی مجلس بھی میسر آ جائے اور تو ادب اختیار نہ کرے تو اس کی زیارت تجھے کوئی نفع نہیں پہنچائے گی۔ بلکہ اس کا نقصان اس کے نفع سے بڑھ کر تجھے پہنچے گا۔

﴿اہل مکہ کے ساتھ حسن ظن﴾

(مشائخ میں سے کسی کا فرمان ہے کہ) مکہ مکرمہ میں بعض لوگوں کی طرف سے مجھے ایذائیں پہنچیں چنانچہ میرے دل میں خیال گزرا کہ کیا اچھا ہوتا اگر اس مقدس مقام کے لوگ اور زیادہ شائستہ ہوتے اور برابر یہ خیال کانٹے کی طرح میرے دل میں چبھنے لگا ایک رات میں تنہائی میں مصروف طواف تھا اور اغیار سے مجھے فرصت نصیب ہو گئی تھی کہ اچانک میرے کاندھے نے محسوس کیا اور میرے کانوں نے سنا کہ کوئی کہہ رہا ہے۔ اے عبدالحق! یہ لوگ ہماری درگاہ کے خانہ زاد ہیں ان پر اعتراض نہ کر صرف انکساری و تکریم کا اظہار کر چنانچہ اس کے بعد میں ہمہ تن انکساری و ادب ہو گیا۔

﴿نفحات الانس تالیف خواجہ محمد ہاشم کشمی ص ۱۶۰﴾

﴿صوفی خلق خدا کا شفیق﴾

قَالَ سَهْلٌ رَحِمَهُ اللَّهُ: الصُّوفِيُّ مَنْ صَفَا مِنَ الْكَدْرِ، وَ
امْتَلَأَ مِنَ الْفِكْرِ، وَانْقَطَعَ إِلَى اللَّهِ عَنِ الْبَشَرِ وَاسْتَوَى عِنْدَهُ
الذَّهَبُ وَالْمَدْرُ أَيْ لَا رَغْبَةَ لَهُ فِي شَيْءٍ دُونَ مَوْلَاهُ.

وَقَالَ الْجَنَيْدُ رَحِمَهُ اللَّهُ: الصُّوفِيُّ كَأَلَا رُضٍ يُطْرَحُ عَلَيْهِ
كُلُّ قَبِيحٍ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا كُلُّ مَلِيحٍ. وَقَالَ أَيْضًا: الصُّوفِيُّ
كَأَلَا رُضٍ يَطَّأُهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَكَالسَّمَاءِ يُظَلُّ كُلُّ شَيْءٍ وَ

كَالْمَطَرِ يَسْقِي كُلَّ شَيْءٍ .

﴿معراج التشوف الی حقائق التصوف﴾

حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صوفی وہ ہے جو کدورتوں سے پاک ہو جائے اور وہ فکر آخرت سے پر ہو جائے، اللہ کیلئے بندوں سے کٹ جائے اور اس کی نگاہ میں سونا اور مٹی برابر ہو جائیں۔ یعنی اپنے مالک کے سوا اسے کسی چیز میں رغبت نہ رہے۔

سید الطائفہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صوفی زمین کی طرح ہوتا ہے جس پر ہر گندی چیز پھینکی جاتی ہے مگر اس کے اندر سے ہر اچھی چیز برآمد ہوتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ایک طرف صوفی مثل زمین کے ہے جسے نیک اور بد سبھی لتاڑتے ہیں اور دوسری طرف مثل آسمان کے ہے جو ہر چیز پر سایہ فلک ہے اور مثل بارش کے جو ہر چیز کو سیراب کرتی ہے۔

﴿اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کر کے دیکھ﴾

قَالَ عَامِرُ بْنُ قَيْسٍ لَا أَحَدٍ الْعَارِفِينَ أَدْعُ اللَّهَ لِي فَقَالَ لَقَدْ اسْتَعَنْتَ بِمَنْ هُوَ أَعْجَزُ مِنْكَ . أَطِيعِ اللَّهَ وَ اعْتَصِمْ بِهِ يُعْطِكَ أَكْثَرَ مَا يُعْطَى السَّائِلِينَ .

﴿حَالَةُ أَهْلِ الْحَقِيقَةِ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ﴾

حضرت عامر بن قیس رضی اللہ عنہ نے عارفین کی جماعت میں سے کسی

سے گزارش کی کہ میرے لئے اللہ سے دعا کریں۔ تو اس درویش نے کہا:
 تو نے اس شخص سے مدد چاہی جو تجھ سے زیادہ عاجز ہے۔ پھر اس نے
 کہا، اللہ تعالیٰ کی فرمانبراری کر اور اس کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھ۔ وہ
 تجھے سوال کرنے والوں سے بڑھ کر عطا فرمائے گا۔

﴿خداے غیور﴾

مولانا خدا بخش خیر پوری کا ایک واقعہ مشہور ہے کہ آپ ملتان کے ایک
 کوچہ سے گزر رہے تھے، ایک کتیا آپ کو بھونکی۔ آپ نے مڑ کر اسے ایک نظر
 سے دیکھا اور چلے گئے۔ جب واپس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کتیا مری پڑی
 ہے۔ آپ ایک لمحہ کے لئے رک گئے اور فرمایا اے کتیا: اس فقیر نے تجھے کچھ
 نہیں کہا خداے غیور سے اس کے بندے کے حق میں تیری گستاخی گوارا
 نہیں ہو سکی۔

﴿تذکرہ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی﴾

